روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۶ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۱۳ نبوت ۱۳۷۰ہش، ۱۳ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۵

تقویٰ کے بغیر انسان اندھا ہوجاتا ہے

"تقویٰ اور عقل کا آپس میں بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر کسی انسان کو عقلی صلاحیتیں ہی عطا نہ ہوئی ہوں تو محض اس کا تقویٰ عقل کے سارے تقاضے پورے نہیں کر سکتا لیکن تقویٰ کے بغیر انسان بالکل اندھا ہوجاتا ہے اور بھرپور عقل بھی کوئی کام نہیں کرتی لیکن عقل کی کمی کو بہت حد تک تقویٰ دور کر دیا کرتا ہے اور بڑی ٹھوکروں سے انسان کو بچا لیتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے میں پڑھا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا ہے۔ اگر انسان نہایت پُرغور نگاہ سے دیکھے تو اُسے معلوم ہوگا کہ جانور کھلے طور پر خُلق رکھتے ہیں۔ میرے مذہب میں سب چرند پرند ایک خلق ہیں اور انسان اس کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ نفس جامع ہے اور اسی لئے عالم صغیر کہلاتا ہے کہ کل مخلوقات کے کمال انسان میں یکجائی طور پر جمع ہیں اور کُل انسانوں کے کمالات بہیئت مجموعی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں اور اسی لئے آپؐ کل دُنیا کے لئے مبعوث ہوئے اور رحمۃً للعالمین کہلائے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵)

"غرض یہ بات خُوب ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دُنیا اور اس کی لذّتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذّات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پروا نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دُنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔ سعدی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ❊ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

یہ نہ سمجھو کہ خدا ہم سے خواہ مخواہ خوش ہو جائے اور ہم احتفاظ میں رہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶)

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۱ء کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمقام لندن پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے مالمو کی جماعت کے فتنہ میں بعض افراد کو سزاؤں سے مستثنیٰ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ ایسے افراد کو اپنے عہدیداروں کے طور پر منتخب نہ کریں جو بداخلاق ہوں اور سخت زبان استعمال کرتے ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں صد سالہ جوبلی فنڈ برائے مستحقین کی وصولیوں کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اس ضمن میں وعدہ کنندگان کو یاد دہانی کروانے میں جماعتی عہدیداروں سے سستی ہوئی ہے۔ اب یہ چاہیئے کہ بڑی نرمی اور آرام سے توجہ دلائی جائے یاددہانی میں سختی سے کام نہیں لینا چاہیئے حضور نے مختلف ممالک کے درمیان وعدوں اور وصولی کی شرح بیان فرمائی اور اس میں تیز رفتاری اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

نکاح سے خاندان اور قوم میں رشتۂ محبّت پیدا ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"نکاح میں جو تعلق خسر کو داماد سے ہوتا ہے یا فرزندانہ تعلقات داماد کو خسر سے ہوتے ہیں وہ دوسرے کو نہیں ہوتے۔ یہ سچی بات ہے کہ وہ تعلق جو صلبی اولاد اور داماد سے ساتھ ہوسکتا ہے اس میں سارا جہان کبھی شریک نہیں ہوسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شعوب اور قبائل بنائے ہیں اور قوم در قوم بنا کر محبت کے تعلق اور سلسلہ کو وسیع کر دیا ہے۔ اسی لئے جو لوگ نکاح نہیں کرتے احادیث میں ان کو بطّال کہا گیا ہے کیونکہ ان کے تعلقات نوعِ انسان کے ساتھ سچے تعلقات نہیں ہو سکتے۔ مگر جن کے تعلقات سچے اور دینِ حق پر مبنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ رشتہ کے سبب سے مخفی در مخفی محبت کا تعلق بڑھتا جاتا ہے اور پھر اولاد کی وجہ سے یہ تعلقات اور بھی بڑھتے ہیں اور اس طرح پر یہ دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے ایسا ہی رنج مصیبت میں یار غمگسار اور ایسے احباب کی ضرورت ہے جو اس میں شریک ہوکر اسے کم کریں۔ ان صورتوں میں اس قسم کے تعلقات اور روابط مفید ہیں ان ساری باتوں پر جب ہم غور کرتے ہیں تو پھر بے اختیار (ہم اس کی حمد کرتے ہیں) کہتے ہیں اس حمد کے بھی مختلف رنگ ہیں یہاں ہی دیکھو کہ کچھ لڑکے ہیں وہ صرف اس لئے جمع ہیں کہ کچھ چھوہارے ملیں گے۔ ان کا الحمد اپنے ہی رنگ کا ہے یہ بھی ایک مرتبہ ہے اور عوام اور بچوں کا یہیں تک علم ہے۔ ایک [illegible] ہیں جنہوں نے الحمد ہی سے بتوں کو ثابت کیا اور مذاہب باطلہ کا رد کیا ہے۔"

(خطبہ نکاح فرمودہ ۱۷ فروری ...)

ضروری اعلان برائے طلباء و طالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں؟ اس سلسلہ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس روپے

۱۳ نبوت ۱۳۷۰ ہش ۱۳ نومبر ۱۹۹۱ء

مہمان اداریہ ۔۔۔۔ مرتبہ: مکرم وکیل المال اوّل تحریک جدید

تحریکِ جدید کیا ہے؟

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سب سے پہلا مطالبہ:

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کریں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔"

تحریکِ جدید کا چندہ لازمی ہے:

"تحریکِ جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دَور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ دَور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔ اب مَیں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصّہ لے۔"

غلبۂ دینِ حق تحریکِ جدید سے وابستہ ہے:

"یاد رکھو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مطابق دینِ حق کی فتح کی بنیاد ۔ روزِ ازل سے تحریکِ جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔"

وعدہ تحریکِ جدید کم از کم کتنا ہونا چاہیئے:

تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود نے اسے جہادِ کبیر قرار دے کر ہر فردِ جماعت سے یہ توقع وابستہ فرمائی کہ وہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق وعدہ پیش کرے۔ ابتداء میں حضور نے ایک ایک ماہ کی آمد کے برابر بھی چندہ کی تحریک فرمائی اور مخلصین نے اس پر لبیک کہا لیکن آخر میں ماہوار آمد کے پانچویں حصّہ کو بھی معیاری قربانی قرار دیا۔ اس معیار کو مجلس مشاورت میں کم از کم وعدہ کے طور پر طے کر لیا گیا۔ گویا اب تحریک جدید کا

کم از کم سالانہ وعدہ

ماہوار آمد کے پانچویں حصّہ کے برابر ہونا چاہیئے۔ نیز اس جہادِ کبیر کے عظیم ثواب میں ہر فردِ جماعت کو شامل کرنے کے لئے یہ قاعدہ بھی طے ہوگیا کہ مستورات اور بچے کم از کم دو روپے ماہوار یعنی ۲۴ روپے سالانہ دے کر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کمانے والے افراد کے لئے بہر حال ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصّہ کا اصول لازمی ہے۔ وعدہ لیتے وقت اس اصول کو مدِّنظر رکھا جائے۔ غیر مستطیع گھرانوں کے بچّے ۲۴ روپے میں ایک سے زائد بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

میرے دل کا قرار تیری ذات
میرا باغ و بہار، تیری ذات
پیار جس سے ملے، ہے پیار ترا
ساری دنیا کا پیار، تیری ذات

ابوالاقبال ۔۔۔۔

جس کسی کی پُشت پر ہو خالقِ کون و مکاں
مٹ نہیں سکتا کبھی اس کا زمانے سے نشاں

ہر قدم اس کو نظر آتے ہیں منزل کے نقوش
لمحہ لمحہ اَور ہوتا ہے جواں، عزمِ جواں

جیسے کوئی ہاتھ تھامے جا رہا ہو اس کے ساتھ
جیسے اس کی راہ میں کوئی بکھیرے کاہکشاں

آسمانوں سے صدا آتی ہے اس کو دم بدم
اس کی ہمراہی میں چلتے ہیں زمین و آسماں

وہ جدھر دیکھے بہاریں ہوں، ہجوم اندر ہجوم
اُس کی ہر اِک بات سے کُھلنے لگے سرِّ نہاں

اُس کا ہر موئے بدن ماحول کو روشن کرے
چار سُو اُس کی نگاہوں کی کرن ہو ضَوفشاں

اُس کے دل کی وسعتیں ہوں رشکِ بحرِ بے کنار
اس کی سوچوں کا ہر اک دھارا ابد تک ہو رواں

لوگ سمجھیں تو اسے بے شک گدا سمجھا کریں
اس کے دل کی کیفیت سے مات ہو شانِ شہاں

راستے کی روک بن کر جب کھڑے ہو جائیں لوگ
خود فرشتے محو کر دیتے ہیں اُن کی داستاں

دیکھتا ہوں مَیں بھی اپنی پُشت پر دستِ قوی
مَیں بھی ہوں سارے زمانے کیلئے اک امتحاں

دیکھتا ہوں مَیں نسیم اس سمت، اور اُمید ہے
دیکھتا ہے پیار سے میری طرف وہ مہرباں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

مورخہ ۲۸ ر اکتوبر ۹۱ ء کے الفضل میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ وقار" کے نام سے مضمون شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون سیدنا حضرت فضل عمر ۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی ہو، کی تحریرات میں سے لیا گیا تھا۔

(ادارہ)

ایک خاص بات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھی جاتی ہے اور جس میں کوئی نبی اور ولی آپؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ آپؐ کے قریب بھی نہیں پہنچتا وہ آپؐ کا شرک سے بیزار ہونا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ کل انبیاء شرک سے بچانے کے لئے اس دنیا میں آئے تھے اور بلا استثناء ہر ایک نبی کی تعلیم یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کو ایک سمجھا جائے خواہ کوئی نبی ہندوستان میں جو شرک و بت پرستی کا گھر ہے پیدا ہوا یا مصر میں جو رب الارباب کے عقیدہ کا مرکز تھا۔ ظاہر ہوا۔ خواہ وُہ آتش پرستانِ ایران میں جلوہ نما ہوا یا وادیٔ کنعان میں نور افشاں ہوا۔ مگر یہ بات سب میں پائی جاتی ہے کہ وُہ شرک کو بیخ و بُن سے اکھیڑنے کے درپے رہے اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی تھا کہ خدا تعالیٰ کو ایک سمجھا جائے اور اس کی ذات یا صفات یا اسماء میں کسی کو اس کا شریک نہ سمجھا جائے۔ نہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کی طرف وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے فرشتوں کو اپنے بندوں میں سے جسے پسند کرتا ہے اتارتا ہے۔ لوگوں کو ڈراؤ کہ سوائے میرے کوئی معبود نہیں۔ پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔

ان آیات کی بناء پر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سب انبیاء کا مشترکہ مشن اشاعت توحید اور تخریبِ شرک تھا، مگر بڑے سے بڑے نبیوں اور مرسلین کی زندگیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ جو فکر اور فہم آپؐ کو شرک کی بیخ کنی کا تھا۔ اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو ایک خدا کی پرستش کی تبلیغ کی۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ایک سائل کو کہا سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ تو اس خدا کو جو آسمان پر ہے اپنے سچے دل اور سچی جان سے پیار کر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے بتوں کو توڑ کر ان پر شرک کے عقیدے کا بطلان ثابت کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو واحد خدا کی پرستش کی طرف بلایا لیکن ہمارے سردار و آقا ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح شرک مٹانے کے لئے جدوجہد کی ہے۔ اس کی مثال اور کسی نبی کی ذات میں نہیں ملتی۔ بے شک دیگر انبیاء نے اپنی عمر کا ایک حصّہ شرک کے مٹانے پر خرچ کیا مگر جو دُھت اس مرض کو مٹانے کی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو لگی ہوئی تھی وہ اور کسی کو نہ تھی۔ آپ نے اپنے دعویٰ کے بعد ایک ہی کام کو مدّنظر رکھا کہ ایک خدا کی پرستش کروائی جائے۔ تمام اہل عرب جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے آپؐ کے مخالف ہو گئے اور یہاں تک آپ سے درخواست کی کہ جس طرح ہو آپؐ ہمارے معبودوں کی تردید کو جانے دیں اور ہم آپؐ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپؐ جو مطالبہ بھی پیش کریں گے ہم اسے قبول کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر آپؐ چاہیں تو ہم آپؐ کو اپنا بادشاہ بھی بنا لیں گے اور ایسا بادشاہ کہ جس کے مشورہ کے بغیر ہم کوئی کام نہ کریں گے مگر باوجود اس تحریص و ترغیب کے اور باوجود طرح طرح کے ظلم و ستم کے جو آپ پر اور آپؐ کی امت پر توڑے جاتے تھے۔ آپؐ نے ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدا تعالیٰ کی وحدت کے بیان میں سستی کریں۔ بلکہ آپؐ نے ترغیب و تحریص دینے والوں کو یہی جواب دیا کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کھڑا کرو تب بھی میں خدا تعالیٰ کی وحدت کا بیان و اقرار ترک نہ کروں گا جو تکالیف لوگوں کی طرف سے شرک کی تردید کی وجہ سے آپؐ کو پہنچیں ویسی اور کسی نبی کو نہیں پہنچیں اور جس طرح آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو خدا تعالیٰ کے ایک ماننے پر ستایا گیا اور دکھ دیا گیا اس طرح کسی اور کو تکلیف نہیں دی گئی۔ مگر پھر بھی آپ اپنے کام میں بجائے سست اور غافل ہونے کے روز بروز زیادہ سے زیادہ مشغول ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ بعض صحابہؓ قتل کئے گئے۔ آپؐ کو وطن چھوڑنا پڑا رشتہ دار چھوڑنے پڑے۔ زخمی ہوئے۔ ان تمام تکالیف کے بعد آپؐ اپنے مخالفین کو یہی جواب دیتے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ پہلے انبیاء نے اپنی اپنی قوم سے مقابلہ کیا اور خوب کیا لیکن ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم سے نہیں دو قوموں سے نہیں بلکہ اس وقت کی سب قوموں اور مذاہب سے خدا کے لئے مقابلہ کیا۔ اس وقت ایک بھی ایسی قوم نہ تھی جو شرک کی مرض میں گرفتار نہ ہو۔ عرب تو سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے ہی اور مجوسی تو آگ کے آگے ناصیہ فرسائی کرتے ہی تھے۔ یہود جو تورات کے پڑھنے والے اور موسیٰؑ کے ماننے والے تھے۔ وُہ بھی عزیر کو ابن اللہ پکار رہے تھے اور اپنے احبار کو صفات الوہیت سے متصف یقین کرتے تھے اور ان سے بڑھ کر نصاریٰ تھے جو سب سے قریب تھے۔ حضرت مسیحؑ کی اُمت ہو کر اس قدر بڑھ گئے تھے کہ خود مسیح علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کی پرستش قائم کرنے آئے تھے قابل پرستش سمجھنے لگے تھے ہندوستان اور چین کی تو کچھ پوچھو ہی نہیں۔ گھر گھر میں بت تھے اور شہر شہر میں مندر تھے۔ پھر ایسی شورش کے زمانہ میں آپؐ کا توحید باری کے ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا اور تمام قوموں کو پکار پکار کر سنانا کہ تم جس قدر معبود میرے خدا کے سوا پیش کرتے ہو۔ سب جھوٹے اور بے ثبوت ہیں۔ ایک ایسا کام تھا جسے دیکھ کر عقل حیران ہوتی ہے۔ اور جس قدر آپ کی اس کوشش و ہمت پر غور کیا جائے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شرک سے ایسے بیزار تھے کہ ایک ساعت کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کے سامنے اپنا سر جھکائے خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے سرشار ہوتے کہ دنیا بھر کے مذاہب اور قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا اور یکدم سب سے اپنا قطع تعلق کر لیا اور صرف اس سے صلح رکھی جس نے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" کا اقرار کیا اس وقت جو معبود باطلہ تھے ان کو مٹانے اور لڑانے کے علاوہ آپؐ نے اپنی تعلیم میں اس بات کا التزام رکھا کہ مسلمانوں کو پوری طرح سے خبردار کیا جائے کہ آئندہ بھی کسی وجہ سے مرضِ شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پھر تمام عبادات میں خدا تعالیٰ کی وحدت کا اقرار کرایا جاتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مذاہب کے پیرو بھی اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جس قدر اسلام شرک کو مٹاتا ہے اتنا اور کوئی مذہب اس کا استیصال نہیں کرتا اور یہ کیوں ہے۔ اسی واجبی نفرت کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک سے تھی۔ عمر بھر آپؐ اس مرض کو مٹانے میں لگے رہے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے وفات سے پہلے وہ خوشی دیکھی جو اور کسی نبی کو دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔ کہ آپ کی سب قوم ایک خدا کو ماننے والی ہو گئی۔ مگر پھر بھی وفات کے وقت جو خیال آپؐ کو سب سے زیادہ تھا وُہ یہی تھا کہ کہیں میرے بعد میری قوم مجھے خدا تعالیٰ کا شریک نہ بنائے۔ اور جس طرح پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کو صفاتِ الوہیت سے متصف کیا تھا۔ یہ بھی مجھ سے ویسا ہی سلوک نہ کریں۔ اس خیال نے آپ پر ایسا اثر کیا کہ آپ نے اپنی مرض الموت میں یہود و نصاریٰ پر لعنت کی کہ انہوں نے اپنے احبار کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں جس میں وفات پائی فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد بنا لیا ہے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بھی زائد کیا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہؓ آپؐ کی قبر کو بند نہ کرتے بلکہ ظاہر کرتے۔ اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کو شرک سے کیسی نفرت تھی۔ وفات کے وقت سب سے بڑا خیال آپؐ کو یہ تھا کہ میں عمر بھر جو ایک خدا کی تعلیم دیتا رہا ہوں لوگ اسے بھول نہ جائیں اور میرے بعد کہیں شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں اور اگر پہلے معبودوں کو

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ساٹھ سال پہلے کی باتیں — چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی — فائدانہ طریق کار

ہر مہم کو سر کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کا قائد دوربین نگاہ کا مالک ہو اور کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے تمام ذرائع استعمال کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ دشمن کی ہر چال سے باخبر رہے۔ قوم کو منظم اور اسکے حوصلوں کو بلند رکھے۔ آزادئ کشمیر کی تحریک میں بھی ان تمام امور کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا اور رات دن کام ہو رہا تھا۔ کہیں حکام ریاست سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ کہیں حکومت ہند کے سربراہوں سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ کہیں اخبارات کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔ ضروری لٹریچر ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ انگلستان میں پارلیمنٹ کے ممبروں سے بار بار مل کر ان کے ذریعے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ کہیں قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کی خاطر اسیروں کی رستگاری کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال ہو رہا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ۔ مظلومین کی قانونی اور طبی، مالی امداد بھی جاری ہے آج لاہور کل شملہ پرسوں دلی اترسوں جموں پھر سری نگر، میرپور، مظفر آباد جگہ جگہ کے سفر بھی جاری ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان مساعی کے نتیجہ میں بھی تحریک آزادی کو کامیابیاں ہونا شروع ہوئیں۔

والسرائے ہند کے پاس وفد

۱۴ اپریل ۱۹۳۲ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک وفد نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی قیادت میں دہلی میں والسرائے ہند سے ملاقات کی۔ یہ وفد ہندوستان کے حقیقی نمائندوں پر مشتمل تھا۔ چنانچہ اس میں ڈاکٹر شفاعت احمد، مولانا شفیع داؤدی، مسٹر اے۔ ایچ غزنوی۔ نواب عبدالحفیظ خان۔ کیپٹن شیر محمد خان ڈومیل۔ نواب ابراہیم علی خان آف کنجپورہ۔ شاہ مسعود احمد۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ۔ خان بہادر رحیم بخش سید محسن شاہ۔ شیخ فضل حق پراچہ۔ سید حبیب شاہ اور مولانا عبدالرحیم درد شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر والسرائے کو تحریری میموریل پیش کیا گیا۔ اس میں افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا گیا تھا کہ گلینسی کمیٹی میں مسلمانوں کو آبادی کے تناسب سے بہت کم نمائندگی دی گئی ہے اور پھر جو ممبر بنائے گئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے حقیقی نمائندے نہیں ہیں۔ دستوری معاملات میں انہیں کسی قسم کا تجربہ حاصل نہیں۔ مسلمانوں کے اصلی راہنما جیلوں میں بند ہیں۔ ریاست کے افسران انتقام لینے کی خاطر مسلمانوں کو جبر و استبداد کا تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ مسلمان خوف زدہ ہو کر کثیر تعداد میں جموں اور کشمیر سے برطانوی علاقہ میں پناہ گزین ہو رہے ہیں۔ غرض مسلمانان کشمیر پر مظالم کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے ان کے حقوق کے منصفانہ تصفیہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اور سیاسی قیدیوں کی رہائی اور خوف و ہراس کو دور کرنے کے لئے فوری اور مؤثر کارروائی کرنے کی اپیل نیز مہاراجہ کو فوری ہدایات جاری کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ والسرائے نے تمام امور پر فوری اور ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا۔

وزیراعظم سے وفد کی ملاقات

۲۳ر اپریل ۱۹۳۲ء کو کمیٹی کا ایک وفد وزیراعظم کشمیر سے ملا۔ اسکی روداد راقم الحروف نے اسی روز جموں سے بذریعہ تار بھجوادی۔ تار میں درج تھا۔ سید محسن شاہ مولانا محمد یعقوب خان، مسٹر مجید ملک مولانا میرک شاہ اور مولانا عبدالرحیم درد پر مشتمل آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک وفد آج کرنل کالون وزیراعظم ریاست جموں و کشمیر سے ملا اور رسمی طور پر کئی ایک امور پر۔ ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ جن میں آرڈی ننسوں کی تنسیخ اور سیاسی قیدیوں کی عام معافی کا اعلان بھی ہے۔ مسلمانوں کو تخفیف سے بچانے اور ایسی کارروائی عمل میں لانے کے لئے سوپور۔ ہندواڑہ۔ بارہ مولا، کوٹلی اور راجوری کے افسران کے رویے کی آزادانہ تحقیقات ہو سکے خاص زور دیا گیا۔ مسٹر گلینسی کی دستوری سفارشات کے سلسلہ میں دو ایسے مسلم وزراء کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا جن پر مسلمانوں کو کامل اعتماد ہو۔ نیز کونسل میں مسلمانوں کو کافی نمائندگی دئے جانے پر خاص زور دیا گیا۔ کرنل کالون کا رویہ نہایت ہمدردانہ تھا۔ اور آپ نے یقین دلایا کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر پوری توجہ سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ ریاست کی طرف سے جب اخبارات پر پابندیاں عائد ہونا شروع ہوئیں تو صدر محترم کشمیر کمیٹی نے مطبوعہ مکتوبات کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ یہ مکتوب کسی نہ کسی طریق سے ریاست کے ہر حصے میں پہنچا دئے جاتے تھے۔ میں نے سری نگر میں خود دیکھا کہ جب یہ مکتوب کسی کے پاس پہنچتا تو پندرہ بیس آدمیوں کو جمع کر کے اسے پڑھکر سناتا اور پھر ایک شخص دوسرے کو اور دوسرا تیسرے کو پہنچاتا چلا جاتا۔ اس طرح خط کا مضمون لاکھوں انسانوں تک پہنچ جاتا۔ اس سے عام بیداری اور جوش پیدا ہونے کے علاوہ ریاستی باشندے حالات سے بھی باخبر رہتے تھے۔

مرتب: عبدالمغنی زاہد

چین کے صدر کا دورۂ پاکستان

ہمارے عظیم ہمسایہ ملک عوامی جمہوریہ چین کے صدر مسٹر یانگ شن کھن نے ماہ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں پاکستان کا پانچ روزہ سرکاری دورہ کیا۔ چین کے ساتھ ہماری دوستی ہر آزمائش پر پوری اتر چکی ہے۔ اصولوں پر مبنی باہمی تعاون اور یگانگت کے یہ رشتے سالہا سال پر محیط ہیں۔ جس سے نہ صرف دونوں قوموں کی ترقی و استحکام بلکہ اس پورے خطے کا امن اور سلامتی بھی وابستہ ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ پوری دنیا میں بڑی تیزی کے ساتھ زبردست تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ سپر طاقت سوویت یونین کے تار و پود بکھر رہے ہیں اور امریکہ اپنی پسند کا نیو ورلڈ آرڈر دنیا پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسرائیل اور عرب ممالک تاریخ میں پہلی مرتبہ اکٹھے بیٹھ کر امن کی گفت و شنید کر رہے ہیں دوسری طرف چین اور پاکستان پر ایٹمی تحقیق اور دوسرے امور کے سلسلہ میں امریکہ کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے ایسے حالات میں چین کے صدر کا دورہ پاکستان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دورہ کے نتیجہ میں جہاں دونوں ملکوں میں اشتراک و تعاون کی نئی راہوں کی نشاندہی ہوئی ہے وہاں بین الاقوامی امور پر بھی دونوں سربراہان مملکت کو تبادلہ خیال کرنے اور مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے مواقع میسر آئے

صدر یانگ شن کھن اپنے خصوصی طیارے کے ذریعہ ۲۶ر اکتوبر کی صبح کو جب اسلام آباد پہنچے تو ہوائی اڈے پر صدر مملکت وزیراعظم کابینہ کے ارکان اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ چینی صدر کے ہمراہ ان کے نائب وزیراعظم۔ نائب وزیر خارجہ اور اقتصادی و تجارتی تعلقات کے نائب وزیر بھی تشریف لائے تھے۔ اسلام آباد میں دو روزہ قیام کے دوران صدر مملکت اور وزیراعظم نے معزز مہمانوں کے اعزاز میں ضیافتوں کا اہتمام کیا۔ ۲۷ر اکتوبر کو دونوں سربراہان مملکت نے باضابطہ مذاکرات کئے جنمیں ان کے نائبین اور اعلیٰ افسران بھی شریک ہوئے۔ اس دوران علاقائی اور بین الاقوامی صورتحال خصوصاً کشمیر افغانستان فلسطین اور کمبوڈیا کے مسائل پر تبادلہ خیال ہوا اور دونوں ملکوں نے ان تمام مسائل پر یکساں مؤقف کا اظہار کیا۔ چین کی طرف سے پاکستان میں مختلف منصوبوں کے لئے ۵ کروڑ یوآن اور افغان مہاجرین کے لئے ۳۰ لاکھ یوآن کی امداد کا بھی اعلان کیا گیا۔

۲۸ر اکتوبر کو چینی صدر لاہور آئے تو ان کا یہاں روایتی جوش و خروش کیساتھ استقبال کیا گیا۔ صدر مملکت ان کے ہمراہ آئے تھے۔ معزز مہمانوں نے اپنے قیام کے دوران تاریخی مقامات کی سیر کی اور علامہ اقبال کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ گورنر پنجاب نے ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ زندہ دلان لاہور نے دکھ اور سکھ ہر حال میں کام آنے والے اپنے مخلص دوست ملک کے سربراہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ گہری یگانگت اور گرمجوشی کا مظاہرہ کیا اور جب ۳۰ر اکتوبر کو یہ ہردلعزیز مہمان ایران کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ رخصت کیا گیا سکول کے طلباء و طالبات نے ان پر پھول نچھاور کئے اور پاک چین دوستی زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

چینی صدر کے دورے کو ملکی اخبارات کے علاوہ غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں نے بھی بہت اہمیت دی ہے۔ وائس آف امریکہ اور بی بی سی نے اپنے تبصروں میں پاکستان اور چین کے مابین ماضی قریب میں ہونیوالے اعلیٰ سطحوں کے روابط کو غیر معمولی اہمیت کا حامل قرار دیا۔ تبصرہ نگاروں کے مطابق پاکستان کے صدر اور وزیراعظم اسی برس چین جا چکے ہیں۔ اور پاک فوج کے سربراہ بھی آج کل چین گئے ہوئے ہیں۔ مبصرین کے مطابق چین ایران اور پاکستان مل کر اشتراک و اتحاد کی نئی راہیں ڈھونڈ رہے ہیں تاکہ امریکہ کی انگلی پکڑ کر اس نئے عالمی نظام

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون سین

امن کانفرنس

نہیں معلوم مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس جسکا پہلا اجلاس میڈرڈ میں تین روز کے لئے ہوا کب تک اور کہاں کہاں جاری رہے گی۔ تین روزہ اجلاس کے بعد اب اسرائیل اور عرب نمائندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر بات کرنا ہے۔ یزک شمیر وزیر اعظم اسرائیل نے پہلے اجلاس کے بعد اس بات پر اصرار کیا کہ عرب ریاستوں کے نمائندے میڈرڈ سے تل ابیب پہنچیں تاکہ وہاں گفتگو ہو۔ لیکن اسکے بالمقابل عرب ریاستوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ آئندہ اجلاس کا مقام میڈرڈ ہو یا کوئی اور ایسی جگہ جس کا دونوں سے کوئی تعلق نہ ہو۔ امریکی سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے اسرائیل شام اردن لبنان اور فلسطینی نمائندوں کو متنبہ کیا کہ یہ ان کے درمیان امن کا سنہری موقعہ ہے اور انہیں چاہیئے کہ وہ اس موقعہ کو کسی صورت بھی ضائع نہ کریں۔ انہوں نے بعد میں یہ بھی کہا اور اس وقت وہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے کہ پہلا اجلاس ان کے منشاء کے مطابق ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔ اگرچہ ابھی بہت کچھ کیا جانے والا ہے جس کا اب ہم آغاز کریں گے اور اس بہت کچھ کا انحصار اسرائیل اور عربوں کی آپس میں مل بیٹھ کر گفت و شنید پر ہے۔

شرح پیدائش

آغا خان یونیورسٹی کے ایک عظیم سیمینار میں جسمیں "پاکستان میں صحت" پر مقالے پڑھے گئے۔ ڈاکٹر جان۔ ایچ۔ برائنٹ BRYNT. جو پروفیسر بھی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ آف کمیونٹی ہیلتھ سائنسز کے آغا خان یونیورسٹی ہاسپٹل میں چیئرمین بھی ہیں نے کہا کہ موجودہ صدی کے آغاز ہی سے پاکستان میں شرح پیدائش بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اب یہ ملک ان ملکوں میں شامل ہو گیا ہے جہاں سب سے تیزی کے ساتھ شرح پیدائش بڑھ رہی ہے۔ یہ سیمینار یونیورسٹی کے ساتویں سالانہ کنووکیشن کے موقعہ پر منعقد کیا گیا تھا۔ شرح پیدائش کے متعلق انہوں نے کہا کہ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۴۱ء تک ۱ء۹ فی صد تھی اور ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۱ء میں ۳ء۱ فی صد فی سال ہو گیا۔ شرح پیدائش واقعی پاکستان میں بہت اونچی ہے۔ اور سارے ایشیا میں اگر ممالک کا مقابلہ کیا جائے تو پاکستان میں اس شرح میں سب سے کم کمی واقع ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر برائنٹ نے کہا کہ اس سلسلے میں تعلیم نہایت ضروری ہے۔ پرائمری سکول میں بچوں کو وقت پر داخل کیا جانا چاہیئے۔ ان کے اندازے کے مطابق ۱۹۶۵ء سے ۱۹۸۵ء تک سارے ایشیا میں نسبتاً سب سے کم بچے لڑکے اور لڑکیاں پاکستان میں سکول داخل ہوئے اور ان میں بھی لڑکیاں بہت ہی کم۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ پاکستان میں دفاع پر بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اور صحت پر سب سے کم۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تعلیم اور صحت پر سب سے کم خرچ کیا جاتا ہے ان کے خیال میں یہی وجہ ہے کہ پاکستان ترقی پذیر ممالک میں بھی دوسروں سے بہت پیچھے ہے خاص طور پر صحت اور تعلیم کے سلسلے میں۔ جہاں تک شرح اموات کا تعلق انہوں نے کہا کہ ۶۵ فی صد چھوٹے بچے اور ان میں بھی ان کا ۵۰ فیصد کورنگی میں جو کہ ایک خاصا غریب علاقہ ہے۔

کوڑوں کی سزا

چند روز ہوئے فوری فیصلہ کرنے والی عدالت کے دئیے گئے ایک فیصلے کی تعمیل میں تین مجرموں کو میونسپل سٹیڈیم اوکاڑہ میں کوڑے لگائے گئے۔ اس وقت تقریباً ۶ ہزار لوگ وہاں موجود تھے۔ اور وقت جمعہ کی نماز کے بعد کا تھا۔ اطلاعات کے مطابق دو مجرموں کو تیس تیس کوڑے لگائے گئے۔ اور تیسرے کو پانچ کوڑے جسم کے نچلے حصے پر جہاں کوئی حفاظتی پیڈ موجود نہیں تھے۔ یہ سزا اسلامی تعزیری قانون کے ماتحت دی گئی تھی۔ جس میں کوڑے لگانے والے کو اپنے کندھے سے اوپر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ پہلی سزا تھی جو بارھویں ترمیم کے منظور کئے جانے کے بعد دی گئی اور یہ سزا ایک ایسی عدالت نے دی جو فوری فیصلہ کرنیکے لئے قائم کی گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل اور مقامی انتظامیہ کے دیگر حکام اس سزا کو دیکھنے کیلئے موجود تھے۔ جس کوڑے سے سزا دی گئی۔ اسکی لمبائی ۵ فٹ تھی۔ سزا کے بعد مجرموں کو جیل میں بھیج دیا گیا۔ تاکہ وہ دیگر سزائیں جو قید کی ملی تھیں وہ بھگتیں۔ کہا جاتا ہے کہ کوڑے لگتے وقت مجرم چلائے نہیں اور نہ ہی دیکھنے والوں نے کچھ کہا یعنی نہ کوئی نعرے لگائے اور نہ کسی اور قسم کے آوازے کسے۔

آپ کا خط ملا

مکرم رانا سعید احمد خان صاحب جرمنی سے لکھتے ہیں:۔

سمجھ نہیں آرہا کہ بات کیسے شروع کروں۔ سب سے پہلے خاکسار اپنا مختصر تعارف کروا دیتا ہے تاکہ آپ کو بھی آسانی ہو جائے گی۔ خاکسار رانا سعید احمد خان ولد رانا سعادت احمد خان۔ سابق کارکن امانت تحریک جدید کا بیٹا ہے اور چوہدری برکت علی خان صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سابق وکیل المال اوّل تحریک جدید کا پوتا ہے۔ دارالرحمت وسطی ربوہ میں غریب خانہ ہے۔ ویسے تو آپ کا گھر بھی دارالرحمت میں ہی ہے اور ہم محلہ دار ہیں۔ یہی اس عاجز کا تعارف ہے۔ کافی عرصہ سے ملک سے باہر ہوں۔

عرصہ دراز سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو خط لکھوں لیکن لکھنے میں کمزور ہوں۔ اردو بھی کمزور ہے۔ سستی ہوتی رہتی ہے بہر حال اللہ تعالے معاف فرمائے۔

خاکسار پچھلے دو سالوں سے باقاعدہ الفضل کا مطالعہ کر رہا ہے تعریف کے لئے تو میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ میں باقاعدہ دفتر سے نہیں منگواتا لیکن میری والدہ محترمہ مجھے باقاعدگی سے اخبار بھجوا رہی ہیں اب تو چسکا پڑ گیا ہے۔ تو سوچا اس چسکا کو بڑھایا جائے تو خاکسار نے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی میں تجویز بھیجی تو خدا کے فضل سے سب نے ہی سراہا۔ اور تجویز پسند فرمائی۔ اس پر اللہ تعالے کے فضل سے باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے پروگرام یہ ہے کہ الفضل کو پورے جرمنی میں پھیلا دیا جائے اور ڈائریکٹ ربوہ سے ہی لوگوں کے گھروں میں آئے لوگ اس سپر اخبار سے دینی فائدہ اٹھائیں اور دنیاوی معلومات بھی حاصل کریں ان کا مرکز سے اور پاکستان سے بھی تعلق رہے۔ پاکستان کی خبریں اور جماعتی خبروں سے بھی آگاہ رہیں وغیرہ وغیرہ۔

دعا کریں کہ اللہ تعالے ہمارے اس پروگرام کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور ہمارے احمدی بھائی و بہنیں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور مزید دلچسپی لیں اور الفضل کا خریدار بن کر ثواب کے حاصل کرنے والے ہوں۔

مکرم احمد بخش خانصاحب بزدار ڈیرہ غازیخان سے لکھتے ہیں:۔

آج کے مشکل دور میں جس خوبی سے "الفضل" کی ادارت فرما رہے ہیں۔ وہ قابل صد ستائش ہے۔ ہر عبارت الفاظ کے لحاظ سے مختصر مگر مطالب اور مفہوم کے لحاظ سے مدلّل اور مکمل۔ اخبار کی لکھائی اور چھپائی اعلیٰ اور ہر تحریر سلیس اور ساتھ ہی نصیحت کا رنگ لئے ہوئے۔ جس سے ہر شخص چھوٹا بڑا اور بچہ بوڑھا پڑھ کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چند یوم ہوئے خاکسار ایک کتاب "میرا بچپن" مرتبہ تنویر ظہور صاحب جس میں ممتاز اور نامور شخصیات بچپن کے واقعات درج شدہ ہیں۔ اس کو پڑھ رہا تھا۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰۲ پر ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے اپنا ایک واقعہ یوں بیان فرمایا ہے۔

"اس زمانے کی تیسری بات جو مجھے یاد ہے۔ وہ ایک جلسہ تقسیم انعامات تھا جسمیں چھوٹے سے قد کے ایک نوعمر طالبعلم کو اتنی کتابیں انعام میں ملی تھیں کہ اس سے اٹھائی نہیں جاتی تھیں۔ یہ ہونہار طالب علم بعد ازاں ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے نوبل پرائز حاصل کرکے پوری دنیا میں مشہور ہوا۔ مگر ان دنوں بھی اس کی لیاقت کا بڑا شہرہ تھا۔ میں کالج کے میگزین کا ایڈیٹر تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے میگزین میں ان کا ایک ڈرامہ بھی شائع کیا تھا۔ افسوس کہ بعد ازاں سیلاب آنے کے باعث گورنمنٹ کالج جھنگ کی عمارت بھی متاثر ہوئی اور کالج میگزین کا سارا سٹاک بھی دریا برد ہو گیا۔"

وقفِ جدید

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت فضل عمر نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے...... وقفِ جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے۔" (حضرت امام جماعت الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیل الدین عالی

نوبیل انعامات

یہ مہینہ نوبیل انعامات کے اعلانات کا ہوتا ہے ۔ تقسیم دس دسمبر کو اسٹاک ہوم اور اوسلو میں ہوتی ہے عموماً امن اور ادب کا انعام سب سے زیادہ متنازع فیہ ہو جاتا ہے ۔ اس سال امن کا انعام برما کی ایک تا حال غیر معروف مجاہدہ جمہوریت محترمہ اونگ سان سو کی کو ملا ہے ۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ جیل میں ہیں اور یقین نہیں کہ حکومت برما انہیں وصولی کے لئے ناروے جانے بھی دے گی ۔ بعض ظالم حکومتیں کسی بات کی پرواہ نہیں کرتیں ۔ بعض نادرے معاشرے بھی اپنے خدام خلق کی قدر واقعی توقیر نہیں کرتے ۔ خود ہماری کئی حکومتیں اس رویئے کی نمایاں مثالیں قائم کرتی رہی ہیں اور اب ہمارے معاشرے نے بھی تنگ نظری کا دائرہ وسیع تر کر دیا ہے ۔ مثلاً پچھلے دنوں مولانا ایدھی کی کھال کھینچ لی گئی ۔ انصار برنی کو برسوں سے بے فرد جرم پڑے ہوئے قیدیوں سے ملنے میں روز بروز زیادہ مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں اور بہر حال یہ دونوں صلحیان بیرون پاکستان مناسب طور پر متعارف نہیں کرائے گئے ۔ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کا ادارہ حسب سابق نہایت قیمتی ریسرچ کر رہا ہے اور حسب سابق مطلوبہ وسائل کا محتاج ہے ۔ بڑے بڑے افسانہ نویس، ناول نگار احمد ندیم قاسمی، شوکت صدیقی، انتظار حسین، عبداللہ حسین، نثار عزیز بٹ کتنے نام گنوائے جائیں ۔ ایسی ایسی تخلیقات پیش کر چکے کہ کئی نوبل انعام یافتگان کی تخلیقات سے ٹکراتی ہیں (یہ ناچیز بعض ایسی تخلیقات کے ترجمے پڑھتا ہی رہتا ہے) مگر اکادمی ادبیات نے ان کے اچھے انگریزی ترجمے نہیں کرائے ۔ (نوبل وصیت کے مطابق اس مقابلے میں زیر غور آنے والی تصنیفات کے لئے ضروری ہے کہ یا تو کسی اسکینڈے نیوین زبان میں ہوں یا انگریزی، فرنچ، جرمن، اطالوی، ہسپانوی اور اسکنڈے نیوین زبانوں میں سے کسی میں ترجمہ ہو چکا ہو) جب ہم خود ہی اپنوں کو نہیں پڑھائیں گے تو دوسرے کیا خاطر میں لائیں گے ۔ (ان سطروں پر بھی کم خندہ زنی نہیں ہوگی ؟ فیض صاحب مرحوم کی اگلی برسی پر (نومبر میں) ان کا ایک دلچسپ خط شائع کر دوں گا ۔

میں سائنس سے متعلق نوبیل انعامات کا منتظر ہوں کہ اس سے لاعلمی کے باوجود سائنس کو اللہ کی بڑی نعمت سمجھتا ہوں ۔ یہ کئی شعبوں میں دیئے جاتے ہیں اس بار بھی ایک امکان پیدا ہوا تھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل انعام دوسری مرتبہ مل جائے (دوبارہ ملنے کے نظائر موجود ہیں مثلاً مادام کیوری) ڈاکٹر صاحب ملت کے اکثریتی عقیدے اور دستور پاکستان کی رو سے غیر مسلم شمار ہوتے ہیں مگر ہیں تو پاکستانی اور سائنس میں مذہبی امتیاز نہیں چلتا ۔ آج فکر انسانی اور ٹیکنالوجی بہت سے غیر مسلم سائنس دانوں کے کارناموں سے بھی مرکب ہے ۔ فیثا غورث سے لے کر نیوٹن، آئن سٹائن اور دراک تک سینکڑوں غیر مسلم سائنس دانوں کا کنٹری بیوشن پوری انسانیت کی میراث ہے ۔ قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد بھی حکومت پاکستان ڈاکٹر صاحب کو "نشان پاکستان" کا اعزاز دے چکی ہے ۔ پچھلے مارچ میں جرمنی گیا تھا تو وہاں سنا اور واپسی میں ٹریسٹ (اٹلی) ہوتا ہوا ڈاکٹر صاحب سے مل کر آیا (سنا تھا کہ وہ بیمار ہیں) وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا ایک نیا مقالہ دنیائے سائنس میں ایک نہایت اہم موضوع فکر و تجربہ بن گیا ہے ۔ وہ طبیعات کے آدمی ہیں ۔ کسی طبیعاتی راستے سے میدان کیمیا میں داخل ہو گئے اور یہ دریافت کیا کہ نہ صرف چند بلکہ تمام امینو تیزاب بائیں سے دائیں کو گردش کرتے ہیں ۔ کاٹرے لی ٹی کا قریب ترین اردو ترجمہ (سمت سے) "سمتیت" ہوتا ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے حسابی مشتقوں سے کوئی نظریہ ترتیب دیا ہے جو نہ میری سمجھ میں آیا نہ بیان کر سکتا ہوں مگر ان سے پوچھا تو اس سے ایک موقف یہ برآمد ہوتا ہے کہ بگ بانگ (عظیم دھماکہ) جو تجربی طور پر ایک ثابت شدہ حقیقت کہا جاتا ہے مگر مغربی سائنس داں تا حال اسے حادثاتی مانتے ہیں دراصل "تخلیق ہے"۔

ہم اہل عقیدہ مسلمان تو اپنے نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی گواہی میں ایمان بالغیب رکھتے ہیں اور قرآن کریم کے طبیعاتی بیانات مقدس پر یقین کے لئے کسی تجربی تائید کی ضرورت نہیں سمجھتے مگر سائنس داں ہر نظریے کے لئے تجربے کی گواہی مانگتے ہیں ۔ پچھلے سال میں نے اسٹیفن ہاکنگ کی کتاب "وقت کی مختصر تاریخ"، پر اسی اظہاریئے میں ایک مختصر سا تعارفی نوٹ لکھا تھا (سنتا ہوں کہ اس کا اردو ترجمہ ہو رہا ہے یا ہو گیا ہے) وہ تا حال دہریہ ہے مگر آخری ابواب میں بگ بینگ کے حوالے سے ہی امکان خداوندی کی طرف اشارے کرتا ہے ۔ (جس پر اس کے مقدمہ نگار امریکی سائنس دان کارل ساگان نے سخت طنز و تمسخر سے کام لیا ہے) ڈاکٹر صاحب سے اس وقت کی واقفیت ہے ۔ جب میں صدر ایوب مرحوم کے عملے میں کام کرتا تھا گو ملاقات برسوں میں ہوتی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب سائنس داں کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا لا مذہب ہوں ڈاکٹر عبدالسلام ہوں یا اگلی صدی کے لوگ اجدید تحقیقات و انکشافات کے ناگزیر دباؤ میں نظریہ تخلیق تک ہی پہنچیں گے ۔ اس صدی میں نہ سہی اگلی صدی میں تجربی شواہد سائنسدانوں سے بھی حقیقت تخلیق منوا کر رہیں گے ۔ (اللہ نے چاہا تو) ہمیں اپنے عقائد میں پختگی کے لئے ان شواہد کی ضرورت نہیں مگر یہ دیکھ کر خوشی تو ہو گی کہ بالآخر ساری دنیا اسی نتیجے تک پہنچی جو کسی خارجی تجربے کے بغیر ہمارے ایمان بالغیب کی بنیاد ہے ۔ یاد پڑتا ہے کہ جناب غلام جیلانی برق نے ایک کتاب "دو قرآن" لکھی تھی جس میں قرآنی صداقتوں کے طبیعاتی حوالے تھے مگر اس وقت اس کا استحضار نہیں ۔ بہر حال اب وہ زمانہ نہیں رہا جب معتزلہ کے مباحث سے متاثر ہو کر عرفی جیسے شعراء ایسے مصرعے کہہ دیا کرتے تھے ۔

مسلمانے حدوث تو دلیلانے قدم را

ہمارے سامنے تو علامہ اقبال کے افکار نے تعبیر و تشریح قرآن کریم میں ایسے نکتے بھی بیان کر آئے ہیں جن کا بھرپور انکشاف جدید سائنس میں ان کی رحلت کے بعد ہوا ہے خصوصی باب سائنس ٹائم میگزین شمارہ ان کے اس شعر کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

یہ موضوع بہت دلچسپ ہے جدیدیت زدہ حضرات کے لئے بڑا پریشان کن ۔ میرے پاس خود ڈاکٹر عبدالسلام کی عنایت اور ایک ایرانی ماہر طبیعات ڈاکٹر ملکی دلّانی کی مدد سے اس سلسلے میں کسی قدر مواد جمع ہوا ہے ۔ جس پر میں (اللہ نے چاہا تو) پھر کبھی لکھوں گا ۔ ڈاکٹر سلام کا نظریہ بھی ان سلسلوں کی ایک گو نہایت اہم کڑی ہے ۔ اس پر میری لینڈ (امریکہ) میں تجربی کام ہو رہا ہے ۔ شاید وہ تجربات ابھی مکمل نہیں ہوئے یا کامیاب نہیں رہے لیکن امکان ہے کہ تخلیق کائنات کی نظری حقیقت تجربی دنیا میں داخل ہو چکی ہے اور کسی نہ کسی دن تمام سائنسی ثبوتوں کے ساتھ بھی سامنے آ جائے گی ۔

(جنگ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

یاد رفتگان ——— شائستہ رفیق

مکرم محمد رفیق صاحب شاہد

میرے پیارے ابوجان محمد رفیق شاہد پانچ اور چھ نومبر ۱۹۸۵ء کی درمیانی رات ہم سب کو روتا چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے ۔ آپ نے صرف اڑتیس سال کی عمر پائی ۔ ابوجان کو ہم سے جدا ہوئے چھ سال کا عرصہ بیت گیا ۔ آج بھی ان کی پیار بھری آواز کانوں میں گونجتی ہے ۔ ان کا مہربان اور شفقت بھرا چہرہ ہر وقت نظروں کے آگے رہتا ہے ۔ ہر کسی سے ہمدردی سے پیش آنے والے انسان تھے ۔ مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے آپ مجلس ملیر کے قائد تھے ۔ جس کسی نے بھی کوئی کام کہہ دیا ۔ تو وہ چاہے تکلیف میں ہوں کبھی انکار نہ کیا ۔ میں وہ دن کیسے بھلا سکتی ہوں جب ڈاکٹروں نے کہا کہ انکے دونوں گردے ختم ہو چکے ہیں ۔ گو میری عمر اسوقت صرف گیارہ برس تھی ۔ اور اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہونے کے باوجود ذہن بچگانہ ہی تھا ۔ لیکن پھر بھی یوں لگا کہ جیسے شدت غم سے دل پھٹ جائے گا ۔ قریباً گیارہ ماہ شدید بیمار اور سخت تکلیف میں رہے ۔ یوں لگتا تھا جیسے تکلیف میں ہی ان کی آخری گھڑی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں تسلی دیتے کہ میں ٹھیک ہوں ۔ عباسی شہید ہسپتال میں قریباً دو ماہ تک مصنوعی طریقے سے گردے کی صفائی ہوتی رہی پھر میرے ماموں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب میرے ابوجان کو بھارت نیا گردہ لگوانے کے لئے لے گئے ۔ نیا گردہ لگوانے کے دو ماہ بعد جب واپس آئے صحت اللہ کے فضل سے بہت اچھی تھی ۔ لیکن علاج کے بعد جو نئی زندگی خدا تعالے نے دی وہ صرف ساڑھے چار ماہ کی تھی اور پھر اللہ تعالے نے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس بلا لیا ۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالے ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے ۔ اپنا خاص قرب عطا فرمائے اور ہمارے دکھی دلوں پر اپنے خاص فضل اور پیار کی مرہم رکھے ۔ نیز ہماری امی جان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے ۔ ہم سب بہن بھائیوں کو نیک بنائے ۔

"نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ صادقہ تبسم صاحبہ بنت میاں عبدالرحیم صاحب سابق لیبارٹری اسسٹنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم غضنفر علی بھٹی صاحب حال مقیم جرمنی ابن چوہدری محمد حسین صاحب بھٹی آف سرگودھا مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عصر بیت مبارک میں ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ عزیزہ صادقہ تبسم حضرت میاں امام دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی اور حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی ہیں۔

○ مکرم تنویر احمد صاحب مبشر کا نکاح ہمراہ عزیزہ صالحہ فردوس صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سکنہ ڈنڈہ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ مبلغ ۱۰ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں ۲۸ اکتوبر کو پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت: مکرم عبدالرؤف صاحب (رؤف کاپی ہاؤس ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ اکتوبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام عافیہ رؤف عطا فرمایا ہے۔

مکرم عبدالباسط خان لبیب (ابن مکرم عبداللطیف خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ) حال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ اکتوبر ۹۱ء بروز ہفتہ بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ "وقف نو" میں شامل ہے۔ حضور پرنور نے ازراہ شفقت امۃ الاعلیٰ خان نام عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم محمود دانیال ڈیبروس صاحب آف نیویارک کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جس کا نام حضرت امام جماعت نے کاشف محمود عطا فرمایا ہے۔ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

احباب ان سب کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: جماعت احمدیہ میرا بھڑ کا کی ایک بزرگ خاتون نور بیگم اہلیہ اکبر علی صاحب جو نائب قائد ضلع میرپور مکرم رفیق احمد صاحب اور شفیق احمد صاحب جو کہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں کی والدہ تھیں مورخہ ۴ نومبر ۹۱ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں ہیں۔ نماز جنازہ مولانا عبدالوہاب صاحب نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مولانا صاحب ہی نے دعا کروائی۔

○ مکرمہ ادریس بیگم صاحبہ دختر دین محمد صاحب زوجہ محمد رفیق صاحب عرصہ تین ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۱ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر ماسٹر غلام قاسم صاحب نے دعا کرائی۔

○ مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب فیصل آباد کی ہمشیرہ محترمہ قمر النساء صاحبہ جو مسز احمد کے نام سے معروف تھیں۔ اور ریٹائرڈ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن تھیں امریکہ میں وفات پاگئیں۔ ان کی میت ۱۷ اکتوبر کی رات لاہور لائی گئی۔ جہاں ۱۸ اکتوبر کو بعد از نماز جمعہ دارالذکر میں نماز جنازہ ادا گئی۔ ان کی عمر ۷۶ سال تھی۔

احباب سے وفات یافتگان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل: مکرم محمد ایوب صاحب آف گوئی کا بیٹا محمد نعیم نعیم آٹھ سال اچانک وفات پاگیا ہے یہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ والدین پر اس صدمہ کا بہت اثر ہے۔ احباب سے غم زدہ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

درخواست دعا: مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار شمس الحق صاحب سٹھیالوی کی آنکھ کا کامیاب اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہ کر اب گھر چلی گئی ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف میاں بھائی منٹگمری روڈ لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ وہ گذشتہ ہفتہ دل کے اپریشن کے لئے لندن چلے گئے ہیں۔

نسیم احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا کا بیٹا وقار نسیم شدید بیمار ہے ۲۶ روز سے ہسپتال داخل ہے۔

○ مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب XEN لوکل گورنمنٹ ورورل ڈویلپمنٹ پروگرام راولپنڈی آجکل بیمار ہیں۔ اور آرمڈ فورسز کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی کے زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ آف تیسخ پور وڑائچ ضلع گجرات (حال مقیم راولپنڈی) بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالحامد صاحب چند دن شدید بیمار رہے ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے

○ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب چوہان کی نواسی جسکی عمر اڑھائی سال ہے۔ کی قوت شنوائی کمزور ہے۔

مکرم خلیل احمد صاحب سرور انسپکٹر تحریک جدید گلا خراب ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالحمید مبشر صاحب کی بچی عزیزہ نائلہ مبشر صاحبہ ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہے۔

○ مکرم محمد شفیع صاحب گوئی آزاد کشمیر کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ نیز وہ خود بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں

عزیز مبشر احمد صاحب ابن مکرم پنڈت نصر اللہ صاحب ربوہ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے کولہے کی ہڈی پر فریکچر ہوگیا ہے

○ مکرم محمد مختار احمد صاحب سنوری کی اہلیہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ جرمنی میں بیمار ہیں۔

○ مکرم کلیم احمد صاحب لطیف آباد حیدرآباد کی والدہ ۵ یوم سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ انہیں دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ حالت ابھی تسلی بخش نہیں۔

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

عزیزم مکرم مقبول احمد ابن مکرم اقبال صاحب بھٹی نے ایف ایس سی کے امتحان میں فیڈرل بورڈ اسلام آباد میں ۸۹۶/۱۱۰۰ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیز کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے

اعلان داخلہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے

(۱) یکسالہ سی۔ ٹی ایگریکلچر کورس ۱۹۹۱-۹۲ء کے لئے مطبوعہ فارم پر درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواستوں کے ہمراہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی مصدقہ نقول لگائیں۔ نیز کریکٹر سرٹیفکیٹ کی نقل بھی ہمراہ لگانی ضروری ہے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۹۱ء ہے۔

داخلہ فارم مندرجہ ذیل ایڈریس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حد عمر یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو زیادہ سے زیادہ ۲۸ سال

ڈائریکٹر۔ ڈویژن آف ایجوکیشن
اینڈ ایکسٹنشن یونیورسٹی آف ایگریکلچر
فیصل آباد

(۲) دو سالہ بی۔ ایس۔ سی ہوم اکنامکس ۱۹۹۱-۹۲ء (صرف طالبات کے لئے) کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی گئی ہیں

تعلیمی قابلیت:۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل) این سی سی کے علاوہ کم از کم ۴۵ فیصد نمبر رکھنے والے طلبہ درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کی عمر یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہو۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواست ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء تک ڈائریکٹر ادارہ تعلیم و توسیع زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو پہنچا دی جائے۔ اس کے بعد وصول ہونے والی درخواستیں قابل غور نہ ہوں گی۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

چھوڑا ہے تو اب مجھے ہی معبود نہ بنا بیٹھیں اور آپؐ نے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایسے سخت الفاظ استعمال فرمائے جن سے صحابہ کرامؓ ایسے متاثر ہوئے کہ انہوں نے خوف کے مارے آپ کی قبر کو بھی ظاہر کرنا پسند نہ کیا تا آپ کے حکم کے خلاف نہ ہو جائے۔ چنانچہ اب تک وہ قبر مبارک ایک بند مکان میں ہے جس تک جانے کی لوگوں کو اجازت نہیں۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

کی اتباع کی بجائے باعزت قوموں کی طرح باہمی روابط اور افہام و تفہیم کے ذریعہ اس خطہ کی خوشحالی اور امن و سلامتی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

بی بی سی کے مطابق صدر یانگ شن نے پاکستانی حکام کو یقین دلایا ہے کہ چین پاکستان سے کئے گئے فوجی وعدے پورے کرے گا۔ جب صدر مملکت سے اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ کیا پاکستان چین کے ساتھ کوئی دفاعی معاہدہ کرنے والا ہے تو انہوں نے جواب بتایا کہ چین دفاعی معاہدے نہیں کیا کرتا اور نہ ہی اب کوئی ایسا انتظام کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے سرگودھا میں یونیورسٹی قائم کرنے اور ملازمین کو بگ سٹی الاؤنس دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن نے الزامات ثابت نہ کئے تو ان کے خلاف قذف کا مقدمہ ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں شریعت کا نفاذ اور اس سلسلے میں دستوری ترمیم ان کا اہم ترین مشن ہے اور قرآن و سنت کو بالادست قانون تسلیم کرانے کے لئے وہ اپنے اقتدار کی بھی پرواہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے ایک نئی آئینی ترمیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے بعد یہ ترمیم ناکام ہو جائے اس لئے میں پوری تیاری کرنا چاہتا ہوں۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر اور سینیٹ میں پی ڈی اے کے پارلیمانی لیڈر مسٹر یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خان کی قیادت میں آٹھ سیاسی پارٹیوں کی جانب سے صدر مملکت سے اسمبلیاں توڑ کر اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کا مطالبہ غیر آئینی ہے۔ اس سے صدر کو وہ اختیار حاصل ہو جائے گا جو انہیں آٹھویں ترمیم کے تحت بھی حاصل نہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے صدر کے تازہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر مملکت ہماری بات سن کر بیان جاری کرتے تو اچھا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اہم ترین منصب پر فائز شخص کی طرف سے غیر محتاط طرز عمل کا مظاہرہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ یحییٰ بختیار کی رائے درست ہو۔

○ صدر اگلے تین چار روز تک مصروف ہونگے۔ لہٰذا اپوزیشن لیڈروں سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔

○ صدر سے ملاقات کے وفد میں پیپلز پارٹی شامل نہیں ہوگی۔ پی ڈی اے کی دیگر جماعتوں کے نمائندے بھی نہیں ہونگے۔ قومی محاذ آزادی کے سربراہ معراج محمد خان نے بھی کہا ہے کہ اب اپوزیشن رہنماؤں کو صدر سے ملاقات نہیں کرنی چاہئے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ اب صدر سے ملاقات کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔

○ اپوزیشن کی موجودہ مہم کو ناکام بنانے کے لئے وزیر اعظم کے بعض ساتھیوں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ فوری طور پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلا کر اعتماد کا ووٹ حاصل کریں۔

○ بارہویں ترمیم کے تحت قائم فوری انصاف کی خصوصی عدالت کے جج مسٹر جسٹس گلباز خان نے عملہ نہ ملنے کی وجہ سے ایک کیس کی سماعت غیر معینہ عرصے کیلئے ملتوی کر دی ہے۔

○ جیئے سندھ ترقی پسند پارٹی جس نے پچھلے دنوں تین روزہ کامیاب ہڑتال کروائی تھی اب لانگ مارچ ملتوی کر دیا ہے۔

○ کوآپریٹو کھاتے داروں کی رقوم واپس کرنے کیلئے انویسٹمنٹ ہولڈنگ کمپنی قائم کر دی گئی ہے۔ کمپنی ۵ ارفروری سے کھاتہ داروں کو ایک لاکھ تک شیئرز سرٹیفکیٹ جاری کرے گی۔

○ چنیوٹ شہر میں رات بھر ڈاکوؤں کا راج رہا ڈاکوؤں نے رات بھر میں ڈکیتی کی متعدد وارداتیں کیں۔ اور فرار ہو گئے۔

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس نعیم الدین نے کہا ہے کہ اخبارات مجھے ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے نہ کریں۔ انتخابات میں حکومت کا دباؤ نہیں تھا میں نے تو کام کے دباؤ کی بات کی تھی۔

○ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے قیاس ظاہر کیا ہے کہ دسمبر میں عام انتخابات ہونگے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں آج ہر طرف جنگل کا قانون نافذ ہے۔ بہو بیٹیوں کی عزت لوٹی جا رہی ہے۔ انسانی حقوق کا احترام نظر نہیں آتا۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اپوزیشن بہت مضبوط ہو چکی ہے کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

○ حکومت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے حالیہ دورۂ سندھ کے دوران فوج اور ایٹمی پالیسی کے بارے میں بیانات کا نوٹس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری رازوں کے افشاء کا مقدمہ بھی بن سکتا ہے۔

○ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کابینہ میں شامل ہونے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ میں پاکستان اور بنگلہ دیش کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کی گئی اس قرارداد کے حق میں بھارتی حمایت ملی ہے جس میں جنوب مشرقی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس کی اہم بات یہ ہے کہ سوویت یونین نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا ہے جبکہ بھارت بھوٹان اور ماریشس نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ ۲۵ ممالک نے اپنا رائے دہی کا حق استعمال نہیں کیا۔ قرارداد کے حق میں ۱۰۴ ووٹ آئے۔

○ ماسکو میں سوویت حکام اور افغان مجاہدین کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ افغان مجاہدین کے لیڈر پروفیسر برہان الدین ربانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ اس بات چیت میں افغانستان کی ۷ میں سے ۴ مجاہدین تنظیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ وفد نے روسی فیڈریشن کے نائب صدر سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ سوویت وزیر خارجہ مسٹر بورس پینکن سے ملاقات کریں گے۔ مجاہدین کے وفد نے لاپتہ روسی جنگی قیدیوں کے لواحقین پر مشتمل ایک سوویت کمیٹی گروپ سے بھی ملاقات کی۔

○ ایران نے پاکستان اور بھارت کے درمیان متنازعہ معاملات کے حل کیلئے ثالثی کی تجویز پیش کی ہے۔ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے بھارتی وزیر خارجہ کو یہ پیشکش بھارتی وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران پیش کی۔

○ کمبوڈیا کے رہنما پرنس سیہانوک نے چین کے دورہ کے دوران چین کے صدر سے ملاقات کی۔ وہ جمعرات کو کمبوڈیا پہنچیں گے۔ ان کی کمبوڈیا میں آمد اس امن سمجھوتے کے تحت عمل میں آ رہی ہے جو چند ہفتے قبل فرانس میں ہوا تھا۔

ضرورت گھریلو ملازمہ

گھر میں کام کرنے کے لئے ایک گھریلو ملازمہ کی ضرورت ہے معقول تنخواہ دی جائے گی۔

رابطہ: معرفت دفتر الفضل۔ ربوہ

قدیمی ۔ اولین ۔ مشہور آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں
۔ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
۔ لاہور: ۱-D-۳ گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

برائے فروخت

دو عدد سوزوکی (PICK-UP) سکول وین برائے فوری فروخت موجود ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ کریں

محمد خالد گورایہ
پرنسپل۔ نصرت جہاں اکیڈمی

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ
لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۲۳۶۹۰-۲۲۳۳۸۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰-۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف سنگوہی C/۱.۹، ماڈل ٹاؤن لاہور

پتہ